سولھواں اجلاس

ترمیم شدہ

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز سوموار یکم فروری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

پنجاب کے ہسپتالوں میں سٹریلائزڈ آلات استعمال کرنے کا مسئلہ

*320: محترمہ عارفہ خالد پرویز:۔ کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹر Sterilized ہیں اور تمام وارڈز شعبوں میں Sterilized آلات استعمال کئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو اس حوالے سے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 8 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹر Sterilized کئے جاتے ہیں۔ Sterilization سے مراد وہ طریقہ ہے جس کے تحت آپریشن تھیٹر میں استعمال ہونے والے مختلف آلات جراحی، مشین اور متفرق سامان جس میں مریضوں پر استعمال ہونے والی Liner وغیرہ شامل ہیں۔ خاص طریقہ سے بذریعہ جدید مشین جنہیں Autoclave کہا جاتا ہے Sterilize کیے جاتے ہیں۔ ہر مریض کے لیے علیحدہ علیحدہ سامان و آپریشن کٹ استعمال کی جاتی ہے۔ جن کو Standard طریقہ سے Autoclave کیا جاتا ہے۔

Sterilization مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ جن میں موثر طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ AUTOCLAVING

2۔ ANTI-SEPTIC لوشن و پاوڈرز

3۔ BOILING

حکومت پنجاب کے زیر کنٹرول تمام ہسپتالوں میں بشمول تدریسی ہسپتال و ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز میں Autoclave کی سہولت میسر ہیں۔ تاہم RHC اور BHU جو کہ محکمہ صحت کے بنیادی لیول کے ہسپتال ہیں۔ وہاں

Standard Autoclave نہیں ہیں کیونکہ وہاں پر Specialized سہولیات ابھی میسر نہ ہیں۔ لیکن Sterilization کے دوسرے روائتی طریقے جن میں Antiseptic ادویات کا استعمال شامل ہے استعمال کیے جاتے ہیں۔

تدریسی ہسپتالوں کے زیادہ تر شعبہ جات بشمول وارڈز، گائنی، جنرل سرجری وارڈز، ایمرجنسی وارڈز Minor Op.Theater میں چھوٹی Autoclave مشینیں مہیا کی جاتی ہیں یا مین Sterilization Station سے جراثیم سے پاک آلات و Liner وغیرہ کی بوقت ضرورت سپلائی جاری رہتی ہے۔

DHQ اور THQ ہسپتالوں کے مختلف شعبہ جات میں بھی ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے جراثیم سے پاک سائنسی طریقوں سے Sterilized آلات مہیا کرنے کے لیے تمام ممکنہ طریقے بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں سرنجیں، Cannulas وغیرہ ڈسپوزایبل ہوتے ہیں جو کہ Sterilized پیکنگ میں مہیا کی جاتی ہیں۔ جنہیں دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔

2/1

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے اپنے زیر کنٹرول ہسپتالوں میں انفیکشن کنٹرول کرنے اور زیادہ سے زیادہ جراثیم سے پاک فضا مہیا کرنے کے لیے پہلے ہی سے ہر ممکن اقدامات کر رکھے ہیں۔ محکمہ صحت نے اس ضمن میں سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (SOPs) گائیڈ لائیز بمطابق مراسلہ نمبری SO(PH)9-154/2007 بتاریخ 8 مئی 2009 کو جاری کر دیا ہے اور ان SOPs کو تمام ہسپتالوں میں لاگو کرنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

سرکاری ہسپتالوں میں استعمال شدہ اشیاء کی ڈسپوزل کیلئے پلانٹ کی تنصیب کا مسئلہ

*321: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں Hygienic Standard کو Maintain کیا جاتا ہے، اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں استعمال شدہ سرنجز، استعمال شدہ گلوکوز کی بوتلیں استعمال شدہ بلڈ بیگز، زچگی کے دوران استعمال ہونے والا سامان اور آپریشن تھیٹر کی باقیات کو ڈسپوز کرنے کا کائی مناسب انتظام نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کا بیشتر عملہ بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو ان بیماریوں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں میں استعمال شدہ مذکورہ سامان کو ڈسپوز کرنے کیلئے کوئی پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 8 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! صفائی نصف ایمان ہے۔ اس زریں اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ صحت اپنے زیر کنٹرول ہسپتالوں میں بھی صفائی و ستھرائی کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ ہسپتالوں کی انتظامیہ Hygienic Standards کو Maintain کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرتی ہے، اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بستروں کی چادریں بھی تبدیل کی جاتی ہیں۔ تین شفٹس میں تمام ہسپتال کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ ہسپتال میں پیدا شدہ Hospital Waste کو باقاعدگی سے مناسب طریقہ سے تلف کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ صحت کے زیر کنٹرول سرکاری ہسپتالوں میں استعمال شدہ سرنجیں ضائع کرنے کے لئے Syringe Cutting Boxes ہیں۔ ہسپتالوں کے پیدا شدہ Hospital Waste کو ضائع کرنے کے لئے جدید سائنسی طریقے (جسے Incinerator کہا جاتا ہے) استعمال کیا جاتا ہے یہ System نہایت بیش قیمت ہے تاہم محکمہ اس نظام کو اپنے تمام بڑے تدریسی و ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں لگانے کے لئے ضروری اقدامات کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک لاہور میں دو ہسپتالوں میں Incinerator کام کر رہے ہیں۔ ایک چلڈرن ہسپتال، فیروزپور روڈ

لاہور اور دوسرا شالیمار ہسپتال لاہور میں نصب ہے۔ شہر بھر کے ہسپتالوں کا Waste ان دو Incinerators کے ذریعہ تلف کیا جارہا ہے۔ تاہم محکمہ صحت وفاقی حکومت اور Environment Protection Dep't سے بات چیت کر رہا ہے تاکہ Incinerators ضلعی ہسپتالوں میں بھی نصب کئے جاسکیں۔ اس سلسلہ میں ابتدائی طور پر دس اضلاع میں یہ مشینیں مہیا کی جاچکی ہیں اور کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں مزید 8 اضلاع میں Incinerators مہیا کر دیئے گئے ہیں اور ان کو بھی جلد ہی functional کر دیا جائے گا۔

(ج) جی نہیں! تمام سرکاری ہسپتالوں میں طبی عملہ بشمول ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو وقتاً فوقتاً مناسب تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ تمام ممکنہ بیماریوں سے بچ سکیں۔ لیکن طبی عملہ ہمہ وقت بیمار مریضوں کو صحت و زندگی بچانے میں مصروف رہتا ہے۔ دورانِ علاج ان کو بیماریاں لاحق ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ محکمہ صحت کا جاری کردہ Standard Operating Procedures بذریعہ مراسلہ نمبری SO(PH)9-91/2002(P-I) مورخہ 4 جنوری 2009 طبی عملہ کو Guidelines مہیا کرتا ہے۔ پھر بھی تمام انسانوں کو طرح طبی عملہ بھی بیماریوں کی زد میں آجاتا ہے۔ جس کے لئے محکمہ صحت مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کئے ہوئے ہے اور مناسب وقفہ سے طبی عملہ کی Disease Prevention Vaccination کی جاتی ہے۔

(د) اس بارے میں جزو (ب) میں تفصیل سے بیان کیا جاچکا ہے۔ مزید 17 اضلاع میں Incinerators لگانے کے لئے PC-I تیار کروالیا گیا ہے اور اس کے لئے 225 ملین روپے کی خطیر رقم مختص کر دی گئی ہے۔ ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی میں پہلے ہی Incinerator کی تنصیب مکمل ہوچکی ہے۔

جبکہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں تنصیب کا کام جاری ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں Incinerator لگانے کے لئے PC-I تیار کیا جارہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)</u>

بی۔ایچ۔یو رجوعہ چنیوٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*517: منجانب سید حسن مرتضٰی: کیا وزیرِ صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) بی۔ایچ۔یو رجوعہ چنیوٹ کب قائم ہوا تھا؟

(ب) روزانہ اس سنٹر پر مریضوں کی کتنی تعداد علاج کے لئے آتی ہے؟

(ج) اس وقت اس سنٹر پر تعینات عملہ کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سنٹر یونین کونسل کے تمام دیہات کے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ کیا آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سنٹر ناکافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سنٹر کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں ادویات اور دیگر ضروری طبی آلات بھی کم فراہم کئے گئے ہیں۔ کیا حکومت اس سنٹر میں ادویات اور طبی آلات کے لئے مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 مئی 2008 ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) بی۔ایچ۔یو رجوعہ مورخہ 1989 17–01– میں قائم ہوا تھا۔

(ب) اس سنٹر پر روزانہ 30 سے 35 مریض علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

(ج) اس وقت اس سنٹر پر تعینات عملہ کے نام اور عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے

1۔زاہد حسین، Medical Technologist، 2، ثمینہ بی بی LHV، 2۔مصباح ناز SH&NS، 3۔حافظ اظہر ندیم، Social Mobilize (NCHD)، 4۔ناصر حسین سینٹری انسپکٹر، 5۔ جعفر حسین، ڈسپنسر، 6۔ منیر حسین ویکسینٹر، 7۔ مسرت بی بی، دائی، 8۔اظہر حسین، نائب قاصد، 9۔ مختار، سینٹری ورکر، 10۔ سیدہ ام سلمیٰ بخاری، LHS برائے نیشنل پروگرام، 11۔صابر حسین، ڈرائیور برائے نیشنل پروگرام۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ یہ سنٹر یونین کونسل کے تمام دیہات کے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔آبادی کے لحاظ سے یہ سینٹر مناسب ہے۔

(و) حکومت BHU رجوعہ ضلع چنیوٹ کواپ گریڈ کرنے کاارادہ نہ رکھتی ہے کیونکہ حکومت کی پالیسی کے مطابق BHU کواپ گریڈ کرنے کے لئے موجودہ DHQ Hospital/THQ Hospital/RHC کافاصلہ 15 کلومیٹر سے کم نہیں ہوناچاہیے جب کہ DHQ ہسپتال چنیوٹ کافاصلہ رجوعہ سے 8 کلومیٹر ہے۔

(ہ) اس سنٹر پر طبی آلات مثلاًڈیلوری ٹیبل اور مائیکروسکوپ وغیرہ باقی مراکز صحت سے زیادہ ہیں اور حکومت کی طرف سے ضلعی حکومت کے لئے مختص کردہ بجٹ میں سے اس بنیادی مرکز صحت کوادویات اور طبی آلات وغیرہ کاحصہ باقاعدگی سے دیاجاتاہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

سروسز ہسپتال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کوپر کرنے کامسئلہ

*1261: محترمہ راحیلہ خادم حسین:۔ کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ ایمرجنسی میں تعینات سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی تعداد کم ہے ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ایمرجنسی میں تعداد کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ سینئر ڈاکٹرز اور میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر ایمرجنسی (تعداد ایک) ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (تعداد ایک)،ایمرجنسی سرجن (تعداد ایک)،ایمرجنسی فزیشن (تعداد ایک)،مرد میڈیکل آفیسر (تعداد ایک) اور وومن میڈیکل آفیسر (تعداد ایک) کی پوسٹیں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالاکاجواب اثبات میں ہے توکیاحکومت جزو(ج) میں درج آسامیاں پُرکرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 اگست 2008 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ ایمر جنسی میں ڈاکٹروں کی تعداد مناسب ہے۔ میڈیکل آفیسر کی کوئی پوسٹ خالی نہ ہے البتہ سینئر ڈاکٹرز کی کچھ سیٹیں خالی ہیں مگر جہاں جہاں کمی ہے وہاں ہسپتال کے سرجری و میڈیسن کے Unit on Call کے سینئر ڈاکٹروں کی ڈیوٹی لگا کر اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ شعبہ ایمر جنسی میں میڈیکل آفیسر کی کوئی پوسٹ خالی نہ ہے۔ تاہم سینئر ڈاکٹرز کی کچھ پوسٹیں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے ہسپتال کی انتظامیہ نے کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کے لئے دو دفعہ اشتہار دیا تھا۔ لیکن کوئی موزوں امیدوار دستیاب نہ ہو سکا۔ اب چونکہ کنٹریکٹ پالیسی ختم کر دی گئی ہے۔ اور سینئر ڈاکٹروں کی مزید بھرتی اب بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ریگولر بنیادوں پر کی جائے گی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ڈائریکٹر ایمر جنسی کی سیٹ پر 20 گریڈ کی ڈاکٹر تعینات ہے۔ میڈیکل آفیسر اور وویمن میڈیکل آفیسر کی بھی کوئی سیٹ خالی نہ ہے۔ تاہم ایمر جنسی سرجن اور ایمر جنسی فزیشن کی سیٹیں بذریعہ پبلک سروس کمیشن پُر کی جا رہی ہیں، محکمہ صحت اس سلسلہ میں پبلک سروس کمیشن کو سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی بھرتی کے لیے Requisition بھیج رہا ہے اور امید ہے کہ بھرتی کا یہ عمل تین ماہ کے عرصہ میں مکمل ہو جائے گا۔

(د) ایضا

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2010)</u>

<u>ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1345: <u>رانا عبدالرؤف:۔</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(ب) متذکرہ بالا ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 9 اگست 2008 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بہاولنگر میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل منظور شدہ آسامیاں 170 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام آسامی	منظور شدہ تعداد
1	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	1
2	ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	3
3	سپیشلسٹ ڈاکٹرز	18
4	APMOs/APWMOs	7
5	ڈاکٹرز و لیڈی ڈاکٹرز	28
6	ڈینٹل سرجن	2
7	فارماسسٹ	1
8	فزیو تھراپسٹ	1
9	نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	1
10	ہیڈ نرسز / چارج نرسز	56
11	پیرامیڈیکس	52
	کل تعداد	170

(ب) ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آسامی	منظور شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں	تاریخ جب سے خالی ہیں
Anesthetist	2	2	2001-09-15
یورولوجسٹ	1	1	2001-09-15
APMOs/APWMOs	7	4	2001-09-15
ڈاکٹرز	22	8	2005

لیڈی ڈاکٹرز	6	1	2008-10-16

پیرا میڈیکل سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آسامی	منظور شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں	تاریخ جب سے خالی ہیں
ای سی جی ٹیکنیشن	5	5	2006-03-10
ہیموڈائیلسز ٹیکنیشن	2	2	2006-03-10
لیبارٹری اسسٹنٹ	5	1	2006-03-10

(ج) میڈیکل آفیسرز / وویمن میڈیکل آفیسرز کی خالی آسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔1260 میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات موصول ہو چکی ہیں۔ان منتخب کردہ ڈاکٹرز کی تعیناتی کرکے خالی آسامیوں کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔مزید 275 لیڈی ڈاکٹرز کی بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن میں انٹرویو جاری ہیں ان کی سفارشات موصول ہوتے ہی ان کو تعینات کر دیا جائے گا۔ گورنمنٹ آف دی پنجاب محکمہ صحت کی ہدایت کے مطابق پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی ضلعی سطح پر محکمہ صحت کی تشکیل کردہ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے تحت واک ان انٹرویو کے ذریعے کی جاتی ہے جس سے خالی آسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)</u>

<u>ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال میں موجود مشینری کی صورتحال</u>

*1356: <u>محترمہ زوبیہ رباب ملک:۔</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال میں اس وقت مریضوں کے ٹیسٹ کیلئے کون کون سی مشینری موجود ہے؟

(ب) ایکسرے مشینز کتنی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ج) سال 2007-08 کے دوران مریضوں کے ایکسرے کیلئے کتنی رقم فراہم کی گئی اور کتنی ایکسرے فلمیں دی گئیں؟

(د) اس ہسپتال میں موجود ٹیسٹ کی کون کون مشینری خراب ہے اور کب سے خراب ہے؟

(ہ) حکومت اس ہسپتال میں پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت مزید کون کون سی طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 اگست 2008 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) THQ ہسپتال بھلوال میں مریضوں کے ٹیسٹ کیلئے لیبارٹری میں مائیکروسکوپ، کلوری میٹر، سینٹری فیوج مشین، ہاٹ ائیر اون اور فریج موجود ہیں۔

(ب) تین عدد ایکسرے مشینیں موجود ہیں۔ دو عدد چالو حالت میں ہیں اور ایک عدد مشین 1980 سے خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے۔

(ج) سال 2007-08 کے دوران ایکسرے فلمز کی خریداری کی مد میں 1,80,000/- روپے فراہم کئے گئے تھے جبکہ 1,00,000/- روپے مالیت کی 5 ہزار فلمیں خریدی گئیں تھیں اور اس طرح ہسپتال میں ایکسرے کے لئے آنے والے مریضوں کے لئے یہ سہولت مسلسل میسر ہے۔

(د) ایک عدد ایکسرے مشین 1980ء سے خراب اور ناقابل مرمت ہے جب کہ ایک عدد الٹرا ساؤنڈ مشین 2007 سے خراب ہے تاہم نئی الٹرا ساؤنڈ مشین چالو حالت میں ہے۔

(ہ) PHRSP کے دائرہ کار میں صرف RHC/BHU میں Missing facilities اور ضروری طبی آلات مہیا کرنا شامل ہیں۔ THQ/DHQ ہسپتال پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے دائرہ کار میں شامل نہ ہیں۔ البتہ PMDGP کے تحت اور ٹراما سنٹر کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے درج ذیل مشینری فراہم کر دی ہے۔

(i)آرتھو پیڈک سرجری کا مکمل سامان(ضلعی حکومت) (ii)جنرل سرجری کا ایک سیٹ(ضلعی حکومت)(iii)بے ہوشی والی مشین ایک عدد(ضلعی حکومت)(iv)سکر مشین دو عدد(PMDGP)

(v) ECG مشین ایک عدد(vi) (PMDGP)نیوبولائزر ایک عدد

(vii) (PMDGP)انکوبیٹر ایک عدد(viii) (PMDGP)الٹراساؤنڈ مشین ایک عدد(ix) (PMDGP)ہاٹ ائیر اوون ایک عدد(PMDGP)

x))آٹوکلیو ایک عدد(xi) (PMDGP)بیڈ فار ہارٹ Patientایک عدد

(xii) (PMDGP)ایک عدد ایمبولینس(WHP)

(تاریخ وصولی جواب 28 جنوری 2010)

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال سالانہ فنڈز فراہم کرنے کی صورتحال و دیگر تفصیلات

*1357: محترمہ زوبیہ رباب ملک:۔ کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال کو سال 2007 سے آج تک کتنے فنڈز سالانہ فراہم کئے گئے؟

(ب) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور کتنے فنڈز مریضوں کو ادویات اور دیگر سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئے؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ہسپتال میں سالانہ کتنے مریض داخل ہوئے؟

(د) کیا ان سالوں کے دوران جو فنڈز اس ہسپتال کو فراہم کیا گیا تھا وہ اس کی ضرورت کیلئے کافی تھا، اگر کم تھا تو حکومت اس ہسپتال کو آئندہ مزید فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 اگست 2008 ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)THQ ہسپتال بھلوال کو 2007 سے آج تک ملنے والے سالانہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2007-08	1,84,89,000/-
2008-09	2,01,78,000/-
2009-10	1,98,82,000/-

(ب)ملازمین کی تنخواہوں اور مریضوں کوادویات اور دیگر سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تنخواہیں	ادویات	دیگراخراجات
2007-08	1,20,64,000/-	50,00,000/-	14,25,000/-
2008-09	1,22,69,000/-	50,00,000/-	29,09,000/-
2009-10	1,28,01,000/-	0,00,000/-	20,81,000/-

(ج) 2007سے آج تک داخل ہونے والے مریضوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	Out door	Indoor
2007	1,71,002	26,000
2008	1,50,595	3166
2009	1,26,595	3621

(د)عمومی اخراجات کے لئے فنڈز کافی تھے مگرادویات کی خریداری کی مد میں ابتدائی طور پر رقم ناکافی محسوس کی گئی اس لئے موجودہ مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے350.00/- ملین روپے کی خطیر رقم فراہم کی جوکہ صوبائی حکومت میں قائم ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی پر خرچ کی جارہی ہے۔علاوہ ازیں Asian Development Bank کے تحت دوپروگرامز پنجاب ڈیولویڈ سوشل سروسز پروگرام(PDSSP)اور Punjab Millennium Development Goals Programme (PMDGP)کے تحت تقریباً8سوملین روپے کی ادویات بھی

خریدی جارہی ہیں جو کہ تحصیل سطح تک کہ ہسپتالوں میں فراہم کی جائیں گی جس سے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی ممکن ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

پی پی 65 فیصل آباد میں بغیر لائسنس میڈیکل سٹورز کا معاملہ

*1385: محترمہ انجم صفدر:۔ کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 65 فیصل آباد میں اکثر میڈیکل سٹورز بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر ادویات غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں جس سے مریضوں کی جان بھی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹوروز پر غیر مستند اوران ٹرینڈ سیل مین ادویات فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں؟

(د) حکومت میڈیکل سٹورز کی ادویات کا معیار اور لائسنس کتنے عرصہ بعد چیک کرتی ہے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جعلی ادویات بیچنے والے میڈیکل سٹورز کے مالکان اور سیل مینوں کے خلاف کاروائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 اگست 2008 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے، حلقہ پی پی 65 فیصل آباد میں کوئی میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کام نہیں کر رہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے، کیونکہ ان میڈیکل سٹورز پر غیر معیاری ادویات فروخت ہونے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے، کہ میڈیکل سٹورز پر غیر مستند اوران ٹرینڈ سیل مین (sale men) ادویات فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں، بلکہ کوالیفائیڈ شخص (Qualified

person)کی موجودگی میں ادویات فروخت ہوتی ہیں۔ کیونکہ کوالیفائیڈ شخص (Qualified (person)کے بغیر ڈرگ سیل لائسنس جاری نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی سٹور پر un-qualified شخص ادویات فروخت کر رہا ہو تو اس کا چالان کیا جاتا ہے، ہر ماہ یہ چالان DQCB میں Discuss ہوتے ہیں اور سنگین نوعیت کے کیسز عدالت میں بھیج دئے جاتے ہیں۔

(د) علاقہ ڈرگ انسپکٹر تمام میڈیکل سٹورز کا سال میں دو دفعہ تفصیلی معائنہ کرتا ہے اس کے علاوہ رینڈم سمپلنگ(Random Sampling)بھی کی جاتی ہے تاکہ ادویات کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔

(ہ) علاقہ ڈرگ انسپکٹر جعلی ادویات بیچنے والوں کے خلاف موثر کاروائی عمل میں لاتا ہے جن افراد کے خلاف کاروائی عمل میں لائی گئی اور ان کے خلاف مقدمات کا اندراج فیصل آباد کے مختلف تھانوں میں کرایا جا چکا ہے ان کے نام درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام ملزمان تاریخ چالان ایڈریس

1 محمد اعجاز ولد محمد اسحاق، 07-09-27 ذیشان سرجیکل گلی نمبر 7 چنیوٹ بازار فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

2 زوہیب اسلام ولد ضیاء اسلام 10-03-08 نیو اسلام میڈیکل سٹور نزد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس (PQCB) پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

3 محمد یوسف ولد منشاء 10-03-08 نیو اسلام میڈیکل سٹور نزد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

4 محمد یوسف ولد محمد خان 10-03-08 نیو اسلام میڈیکل سٹور نزد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality

پنجاب لاہور میں Control Board permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

5۔ نصیر احمد ولد محمد صدیق 10-03-08 سکنہ مکان نمبر 13 گلی نمبر 9 محلہ بلال پارک فیصل آباد (Peddler) چل پھر کر ادویات فروخت کرتا ہے کے خلاف کیس تیار ہے اور Drug Court بھیجا جا رہا ہے۔

6 محمد لطیف ولد محمد علی 15-11-08 14/13-P لکڑ منڈی بٹ چوک فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

7 محمد عمر ولد محمد صابر 15-11-08 85-P گلی نمبر 1، محلہ لیاقت آباد نمبر 1 فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

8 محمد لطیف ولد محمد علی 30-09-09 14/13-P لکڑ منڈی بٹ چوک فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

9 عبدالرحمن ولد خوشی محمد 30-09-09 ملت روڈ تاج کالونی فیصل آباد کے خلاف چالان مکمل کر کے کیس Provincial Quality Control Board پنجاب لاہور میں permission for prosecution کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اپریل 2009)

فیصل آباد میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1386: محترمہ انجم صفدر:۔ کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز ہیں، ان کی مکمل تفصیل اور جائے تعیناتی بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹرز کی آشیر باد اور ملی بھگت سے میڈیکل سٹورز نشہ آور ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نشاط آباد اور نواحی آبادیوں میں قائم میڈیکل سٹورز سر عام نشہ آور ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز اور انہیں اس مذموم کاروبار کا تحفظ فراہم کرنے والے ڈرگ انسپکٹر کے خلاف کاروائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 اگست 2008 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل آٹھ ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ شوکت مصطفیٰ (ڈرگ انسپکٹر، اقبال ٹاؤن، فیصل آباد) 2۔ الیاس انور شاکر (ڈرگ انسپکٹر، لائل پور ٹاؤن، فیصل آباد)

3۔ محمد اقبال (ڈرگ انسپکٹر، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد) 4۔ محمد نعیم باری (ڈرگ انسپکٹر، جناح ٹاؤن، فیصل آباد)

5۔ عامر رضا بابر (ڈرگ انسپکٹر، سمندری ٹاؤن، فیصل آباد) 6۔ مجیب الرحمن (ڈرگ انسپکٹر، تاندلیانوالہ ٹاؤن، فیصل آباد)

7۔ محمد حفیظ (ڈرگ انسپکٹر، جڑانوالہ ٹاؤن، فیصل آباد) 8۔ سلامت علی گوندل (ڈرگ انسپکٹر، چک جھمرہ ٹاؤن، فیصل آباد)

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) مجموعی طور پر یہ درست نہ ہے تاہم نشاط آباد اور نواحی آبادیوں میں کچھ میڈیکل سٹورز کی شکایات ملی ہیں جس پر قانونی کاروائی کی گئی ہے۔

(د) محکمہ صحت کی اطلاع کے مطابق کوئی بھی ڈرگ انسپکٹر اس میں ملوث نہ ہے تاہم اگر محکمہ کے علم میں ایسی کوئی بات آئے تو قانون کے مطابق کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

آر ایچ سی ہڑپہ میں منظور شدہ ڈاکٹرز کی آسامیاں و دیگر تفصیلات

*1395: جناب محمد حفیظ اختر چوہدری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) آر ایچ سی ہڑپہ ساہیوال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) اس آر ایچ سی میں کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی ہڑپہ میں صحت کی بنیادی ضروریات میسر نہ ہیں جس کیوجہ سے اس علاقہ کی پانچ لاکھ کی آبادی کو ساہیوال یا چیچہ وطنی جانا پڑتا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے کیا حکومت اس آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر کے اسے 100 بستروں کا ہسپتال بنانے اور تمام شعبہ جات بنانے اور تمام طبی آلات پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد پانچ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

میڈیکل آفیسر، دو عدد، وویمن میڈیکل آفیسر دو عدد جبکہ ڈینٹل سرجن کی ایک آسامی منظور شدہ ہے۔

دو میڈیکل آفیسرز ایک وویمن میڈیکل آفیسر اور ایک ڈینٹل سرجن کام کر رہا ہے۔

جبکہ وویمن میڈیکل آفیسر کی ایک آسامی خالی ہے

(ب) اس آر ایچ سی میں درج ذیل شعبہ جات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

1آؤٹ ڈور۔ 2۔ان ڈور 3۔ شعبہ ماں اور بچے کی صحت۔4۔ شعبہ تشخیص (ایکسرے، لیبارٹری، معائنہ بلغم)5۔ شعبہ دندان 6۔ شعبہ حفاظتی ٹیکہ جات 7۔ شعبہ طب
8۔ شعبہ ہومیوپیتھک
9۔ میڈیکولیگل (پوسٹ مارٹم) 10۔ فیملی پلاننگ

(ج) یہ آر ایچ سی 20 بستروں پر مشتمل ہے اور یونین کونسل نمبر 40 تحصیل ساہیوال میں واقع ہے اور ایک رورل ہیلتھ سینٹر کے لحاظ سے اس میں صحت کی تمام بنیادی ضروریات مکمل طور پر موجود ہیں۔

(د) رورل ہیلتھ سینٹر ہڑپہ ساہیوال شہر سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے رورل ہیلتھ سینٹر کا رقبہ صرف چار ایکڑ ہے جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کیلئے کم از کم بارہ ایکڑ رقبہ درکار ہے۔ ساہیوال شہر میں پہلے ہی ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے جو کہ گورنمنٹ کی مروجہ پالیسی کے مطابق ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اپریل 2009)

انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1398: محترمہ نرگس پروین اعوان:۔ کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایڈمنسٹریشن میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور پتہ جات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کنٹریکٹ پر اور کتنے مستقل کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کو سکیلوں کے مطابق اور کتنے ملازمین فیکس تنخواہ دی جا رہی ہے۔ جن کو فیکس تنخواہ دی جا رہی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور فیکس تنخواہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) جن ملازمین کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ایڈمنسٹریشن میں تعینات کتنے ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل ہیں اور کتنے تعلیمی قابلیت اور تجربہ کے حامل نہ ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایڈمنسٹریشن میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور پتہ جات کی تفصیل "الف" پر درج ہیں۔

(ب) ذیشان الہی، بجٹ اینڈ اکاؤنٹس آفیسر کنٹریکٹ پر جبکہ دوسرے تمام ملازمین مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) (I پروفیسر ڈاکٹر علی رضا گردیزی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر کو گریڈ 20 میں 1,25,000 روپے فِکس تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(II ذیشان الہیٰ، بجٹ اینڈ اکاؤنٹس آفیسر جو کہ کنٹریکٹ پر ہے کو کنٹریکٹ سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے۔ جبکہ دوسرے تمام ملازمین کو ریگولر سکیل کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(د) پروفیسر ڈاکٹر علی رضا گردیزی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، گریڈ 20 کو سرکاری گاڑی فراہم کی گئی ہے۔

(ہ) ایڈمنسٹریشن میں تعینات تمام ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم اپریل 2009)</u>

<u>تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری میں ادویات کی خرید و فروخت و دیگر تفصیلات</u>

*1418: <u>راؤ کاشف رحیم خاں:</u>۔ کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی 60 سمندری ضلع فیصل آباد میں واقع تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران لوکل پرچیز کی آڑ میں کتنی ادویات خرید کی گئیں اور خرید کی گئی ادویات کے ریٹس کیا تھے۔ اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) لوکل پرچیز کی مد میں کن کن اشخاص کو نوازا گیا ان کی مکمل تفصیل پچھلے پانچ سالوں کی دی جائے؟

(ج) ایل پی کی آڑ میں خرید کردہ ادویات کے ریٹس کے بارے میں خورد برد کرنے پر کبھی کوئی آڈٹ ہوا ہے۔ تو اس کی تفصیل بتائی جائے اور خرد برد کرنے پر کن اشخاص کے خلاف کاروائی ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری میں ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی وغیرہ کے آلات ٹھیک ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائیں اور یہ آلات کب تک ٹھیک ہوں گے مدت بتائی جائے، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں مہیا کردہ سہولیات بھی بتائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 60 سمندری ضلع فیصل آباد میں واقع تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران لوکل پرچیز کی مد میں خرید کی گئی ادویات کی فہرست اور مالیت کی تصیل "الف" پر لف ہے۔

(ب) گذشتہ پانچ سالوں میں جن جن لوگوں کو لوکل پرچیز کی مد میں ادویات فراہم کی گئیں ان کی فہرست "ب" پر لف ہے۔

(ج) لوکل پرچیز کی مد میں خرید کی گئی ادویات کا آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے مکمل آڈٹ کیا اور کوئی بے قاعدگی سامنے نہیں آئی۔

د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری میں ایکسرے مشین عرصہ دراز سے موجود ہے اور عوام الناس اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں وقتاً فوقتاً اُس کی مرمت بھی کروائی جاتی ہے۔ دو عدد ای سی جی مشینیں خریدی گئی تھیں جو بہت پرانی ہو جانے کی وجہ سے قابل استعمال نہ رہیں۔ لہذا ایک نئی ای سی جی مشین خرید کر لی گئی ہے تاکہ مریضوں کو بہتر طبی سہولت میسر آ سکے۔ اسی طرح الٹرا ساؤنڈ مشین ناقابل استعمال ہونے کی وجہ سے مرمت کی غرض سے لاہور ورکشاپ بھیج دی گئی ہے انچارج ورکشاپ لاہور نے تحریری طور پر مراسلہ نمبر 1056/MERO بتاریخ 18-11-08 کے تحت مطلع کیا ہے کہ مذکورہ بالا الٹرا ساؤنڈ مشین قابل مرمت نہ ہے۔ مریضوں کی مشاہداتی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے Punjab Millennium Development

Goal Programmed سے دو عدد نئی الٹرا ساؤنڈ مشینیں خرید لی گئی ہیں جو کہ ہسپتال ہذا میں کام کر رہی ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری میں عوام الناس کو درج ذیل سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

i) ہنگامی صورتحال میں ادویات کی مفت فراہمی ii) شعبہ بیرونی میں مریضوں کا تسلی بخش معائنہ

iii) آپریشن تھیٹر میں بڑی اور معمولی سرجری iv) 24 گھنٹے مشاہداتی لیبارٹری کی سہولت

v) زچہ بچہ وارڈ vi) عدلیہ کی معاونت کے لئے پوسٹمارٹم اور میڈیکولیگل

Vii) تشویشناک مریضوں کو الائیڈ اور سول ہسپتال فیصل آباد منتقلی کے لئے ایمبولینس

viii) مریضوں کی سہولت کے لئے صاف شفاف اور ٹھنڈا پانی

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

روورل ہیلتھ سنٹرز پر دو سال تک کام کرنے والے ڈاکٹرز کو نئی بھرتی میں ترجیح دینے کا معاملہ

*1420: راؤ کاشف رحیم خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت روورل ہیلتھ سینٹر میں دو سال تک خدمات انجام دینے والے ڈاکٹروں کو نئی بھرتی میں ترجیح دی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ مذکورہ ڈاکٹروں کو پنجاب حکومت کی بھرتی میں اضافی نمبر دیئے جائیں گے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دو سال مکمل کرنے والوں کو پریفر نہیں کیا جارہا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ڈاکٹرز کو نئی بھرتی میں ترجیح دینے اور اضافی نمبر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت میں ڈاکٹرز کی بھرتی سروس رولز کے قواعد وضوابط کے مطابق کی جاتی ہے۔جس میں تعلیمی قابلیت، تجربہ اور شخصیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔جس کے لئے ضلع کی سطح پر سلیکشن کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرتی ہیں اور جو ڈاکٹرز میرٹ پر آتے ہیں ان کو بھرتی کیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں متعلقہ شعبہ میں تجربہ کو بھی یقیناً اہمیت دی جاتی ہے۔

(ب)اس بارے میں کوئی تحریری ہدایت موجود نہیں ہے۔

(ج)ڈاکٹروں کی بھرتی کے دوران سلیکشن کمیٹی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کو مدنظر رکھتی

ہے۔

(د) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال وہاڑی میں بچے کی ہلاکت کا مسئلہ

***1442**:ڈاکٹر سامیہ امجد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جمعرات مورخہ 14۔اگست 2008 کو 4:00 بجے سہ پہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال وہاڑی میں ایک ٹیکسی ڈرائیور کا چودہ سالہ بیٹا عرفان پیٹ کے شدید درد سے محض اس وجہ سے انتقال کر گیا کہ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر مقصود بیٹو نے اپنی نیند کو لڑکے کی جان سے زیادہ عزیز سمجھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیوٹی پر موجود دو نرسوں امبرین اور ماریہ نے لڑکے کے معائنے کے لئے مذکورہ ڈاکٹر کو بلایا مگر ڈاکٹر نے مریض کو دیکھنے سے انکار کر دیا اور اپنی نیند کو ترجیح دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس لڑکے کے باپ نے وزیر اعلیٰ سے مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف لڑکے کے قتل کا مقدمہ درج کرنے کی اپیل کی ہے؟

(د)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہائی کورٹ کے کسی جج کے ذریعے اس معاملے کی عدالتی انکوائری کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 23 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جمعرات مورخہ 14 اگست 2008 کو رات 10:00 بجے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں ایک ٹیکسی ڈرائیور اللہ دتہ اپنے چودہ سالہ بیٹے عرفان کو پیٹ کے شدید درد کی وجہ سے لے کر آیا۔اس وقت ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر ڈاکٹر مقصود بیٹو موجود تھا جس نے مریض کو چیک کرنے کے بعد طبی امداد دینے کے بعد میڈیکل وارڈ میں شفٹ کر دیا۔رات تین بجے کے قریب عرفان کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہو گئی اور اس کا انتقال ہو گیا۔جس پر ٹیکسی ڈرائیور اللہ دتہ نے جناب ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر وہاڑی کو ڈاکٹر مقصود بیٹو کے خلاف کارروائی کی درخواست دی۔جناب ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر وہاڑی نے مورخہ 08-08-15 کو ای ڈی او ہیلتھ اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو وہاڑی کو انکوائری کرنے کا حکم دیا۔دوران انکوائری مورخہ 08-08-21 کو اللہ دتہ ٹیکسی ڈرائیور نے اسٹام پیپر پر بیان حلفی دیا کہ اس نے بیٹے کی حالت نازک ہونے کی وجہ سے پریشانی کی حالت میں غلط فہمی کی بنا پر ڈاکٹر مقصود بیٹو اور دوسرے سٹاف کے خلاف درخواست دی ڈاکٹر صاحب کا کوئی قصور نہ ہے اور وہ درخواست کی پیروی نہ کرنا چاہتا ہے۔انکوائری کمیٹی نے اپنی رپورٹ جناب ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر وہاڑی کو چٹھی نمبری EDO/1396 بتاریخ 08-08-26 جمع کروائی۔جنہوں نے لیٹر نمبری COC/802 بتاریخ 08-08-29 کے تحت ٹیکسی ڈرائیور اللہ دتہ کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا۔(تمام کیس کی کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ایضا

(ج) ایضا

(د) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2010)

علامہ اقبال روڈ لاہور پر پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1449: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) علامہ اقبال روڈ لاہور پر کتنے پرائیویٹ ہسپتال ہیں انکے نام مع تفصیل جگہ فراہم کی جائے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنے کیلئے بھاری فیس ادا کرنی پڑتی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر واقع تمام پرائیویٹ ہسپتال رجسٹرڈ نہ ہیں ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں کو رجسٹر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں ؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2008 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) درج ذیل پرائیویٹ ہسپتال علامہ اقبال روڈ لاہور پر کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	رقبہ تعدادی	مکمل پتہ
1	جمیل ہسپتال	ساڑھے پانچ مرلے	98۔ علامہ اقبال روڈ لاہور
2	الناصر ہسپتال	3 مرلہ تقریباً	86۔ علامہ اقبال روڈ لاہور
3	اویس ہسپتال	ساڑھے چار مرلہ تقریباً	86۔ علامہ اقبال روڈ لاہور
4	الحبیب میٹرنٹی ہوم	5 مرلہ تقریباً	94۔ علامہ اقبال روڈ لاہور

5	حیدر میٹر نٹی کلینک	ساڑھے دو مرلہ تقریباً	A-89۔ علامہ اقبال روڈ لاہور	
6	سعدیہ سرجیکل میٹر نٹی ہوم	4مرلہ تقریباً	34۔ علامہ اقبال روڈ لاہور	

(ب) یہ پرائیویٹ ہسپتال ڈاکٹروں کی ذاتی ملکیت ہیں اور یہاں پر کام کرنے والے ڈاکٹرز پرائیویٹ پریکٹسنرز ہیں لہذا پرائیویٹ فیس وصول کرنے کے مجاز ہیں۔

(ج) تمام میڈیکل گریجویٹس اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کیلئے لازماً PMDC سے رجسٹریشن کروانا ہوتی ہے۔ تاہم کسی شکایت کی صورت میں ان ڈاکٹروں کے خلاف PMDC اپنے مروجہ قوانین (Under sub-section 1of Section 33 of PMDC Ordinance 1962Part-IV Para 17) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور (Rule "Removal of names form the register" regarding (1)31 کے تحت کارروائی کرتی ہے۔

(د) پرائیویٹ ہسپتالوں کو رجسٹرڈ کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور اس سلسلے میں جلد ہی قانون وضع کرکے اسے ایوان کی منظوری کیلئے پیش کر دیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)</u>

<u>بنیادی مرکز صحت لڑکا ننکانہ صاحب میں سینٹری انسپکٹر کی بے قاعدگیاں</u>

*1461: <u>سردار خالد سلیم بھٹی:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسعود احمد سینٹری انسپکٹر تعینات بنیادی مرکز صحت لڑکا حال عارضی تعینات ڈی ایچ کیو ننکانہ صاحب نے اپنا پرائیویٹ کلینک کھول رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹری انسپکٹر سرکاری ادویات چوری کرکے اپنے پرائیویٹ کلینک پر مریضوں کا علاج کرتا ہے اور سرکاری ادویات جو کہ گورنمنٹ پراپرٹی ہوتی ہے، مریضوں سے قیمت لیکر انہیں دیتا ہے؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ سینٹری انسپکٹر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2008 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ رانا مسعود احمد بنیادی مرکز صحت لڑکا ننکانہ صاحب میں بطور سینٹری انسپکٹر تعینات ہے اور یہ بھی درست ہے کہ جناب ای ڈی او ہیلتھ ننکانہ صاحب کے مراسلہ نمبر E-II/91-6386 مورخہ 2008-05-15 کے آرڈر کے تحت عارضی ڈیوٹی ڈایالیسز سنٹر ضلعی ہسپتال ننکانہ صاحب میں بطور ٹیکنیشن ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ کیونکہ اس نے ڈایالیسز ٹیکنیشن کی تین ماہ کی ٹریننگ کی ہوئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ وہ اپنا پرائیویٹ کلینک چلا رہا ہے۔ تاہم اس نے ایمرجنسی ضرورت کے لیے اپنی بیٹھک میں چند ادویات رکھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) کسی ثبوت کی غیر موجودگی میں کارروائی کرنے کا جواز نہ ہے۔ اس سلسلے میں

مناسب ثبوت کی فراہمی پر کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

پی پی 42، بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی تفصیلات

*1510: ملک محمد وارث کلو: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب کا پروگرام ہے کہ ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک بی ایچ یو اور آر ایچ سی ہونا چاہیے اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے کہ نہیں؟

(ب) کیا حلقہ پی پی 42 خوشاب کی ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی موجود ہے یا نہیں؟

(ج)اگر جواب نفی میں ہے تو حکومت کب تک بی ایچ یو اور آر ایچ سی اس حلقہ میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق RHC صرف مرکز کونسل کے صدر مقام یعنی تھانہ کی سطح پر ہوتا ہے۔ جبکہ یونین کونسل کی سطح پر BHU ہونا چاہیے۔

(ب)حلقہ پی پی 42، 12 یونین کونسلز پر مشتمل ہے جس میں درج ذیل BHU اور RHC کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل	نام بنیادی مرکز صحت / رورل ہیلتھ سینٹر
1	نور پور تھل	THQ ہسپتال نور پور تھل
2	جھر کل	BHU جھر کل
3	کھاٹواں	BHU کھاٹواں
4	جمالی	BHU جمالی
5	کھائی خورد	BHU مجوکہ
6	پپلو وینس	BHU پپلو وینس
7	رنگ پور بگھور (1) (2)	BHU رنگ پور BHU چن
8	جوڑہ کلاں	BHU تیتری BHU جوڑہ کلاں (زیر تعمیر)
9	راھداری	BHU راہداری (زیر تعمیر)
10	گروٹ	BHU گروٹ
11	روڈہ	RHC روڈہ
12	آدھی کوٹ	سول ڈسپنسری آدھی کوٹ

(ج)حلقہ پی پی42کی12یونین کونسلز میں صرف ایک یونین کونسل آدھی کوٹ میں BHU نہ ہے۔ مگر سول ڈسپنسری آدھی کوٹ طبی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ویلج آدھی کوٹ تحصیل ہسپتال نورپور تھل کی حدود میں آتا ہے۔ جو کہ علاقے کے عوام کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ مزید اس سول ڈسپنسری کو اپ گریڈ کرنے کیلئے محکمہ صحت نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ خوشاب کو مورخہ 08-11-26 کو ہدایت کی ہے وہ آدھی کوٹ میں BHU بنانے کیلئے PC-I تیار کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

پنجاب میں پولیو کی صورت حال و دیگر تفصیلات

*1545: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پولیو، پی وی آئی (Polio P.V.I) کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں کو پولیو کے ناقص قطرے پلائے جا رہے ہیں کیونکہ محکمہ صحت کے پاس پولیو ویکسین محفوظ رکھنے کا انتظام نہیں ہے؟

(ج) محکمہ نے جن افراد / اداروں کو ویکسین سپلائی کرنے کے لائسنس دے رکھے ہیں ان کے نام، پتے اور لائسنس نمبر کی معلومات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، لائسنس جاری کرنے کی کیا شرائط اور Criteria ہے؟

(د) حکومت اس مرض کے تدارک کے لئے کون سے موثر اقدامات اٹھا رہی ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں ماہ جولائی کے وسط میں ایک آؤٹ بریک باجوڑ NWFP سے شفٹ ہونے والے افراد کی وجہ سے ہوا۔ جس پر محکمہ صحت نے ماہ اکتوبر میں پوری طرح کنٹرول کر لیا ہے جبکہ ماہ نومبر، دسمبر میں پولیو کا کوئی نیا کیس نہ ہوا ہے۔

(ب).بچوں کیلئے پولیو کے حفاظتی قطرے وفاقی حکومت صحت خرید کرتی ہے جن کی سرٹیفیکیشن WHO کرتا ہے۔اس وقت محکمہ صحت میں صوبہ اور ڈویژن کی سطح پر پولیو ویکسین کو منفی 20 ڈگری سنٹی گریڈ پر رکھا جاتا ہے۔جب کہ پنجاب بھر میں ضلعی سطح پر بھی ویکسین کو مناسب درجہ حرارت پر سٹور کرنے کا معقول انتظام موجود ہے۔ لوڈشیڈنگ کے دوران بجلی کی فراہمی کیلئے جنریٹرز کی سہولت میسر ہے۔تمام ہسپتالوں میں بھی کولڈ چین برقرار رکھنے کا سامان فراہم کیا گیا۔ویکسین کی ترسیل کیلئے کولڈ باکس استعمال ہو رہے ہیں۔

جبکہ ویکسینیٹروں کو فیلڈ میں کام کرنے کیلئے وافر مقدار میں ویکسین کیریئر مہیا کئے ہیں۔ یوں ویکسین کو سٹور کرنے اور بچوں کو قطرے پلانے میں ہر طرح کی احتیاط برتی جاتی ہے ،اس میں محکمہ صحت کے عملہ کی کوتاہی کسی طرح بھی برداشت نہیں کی جاتی اور نہ ہی کوئی کوتاہی سامنے آئی ہے۔پولیو کی ٹیمیں جو بچوں کو قطرے پلاتی ہیں۔ان کی متعدد بار اس ضمن میں ٹریننگ کی جا چکی ہے،مزید براں ہر پولیو ڈے سے قبل پولیو ٹیموں کو Refresher Training کرائی جاتی ہے،اور محکمہ کے سینئر افسران WHO اور UNICEF کے افسران تمام مہم کو Supervise کرتے ہیں۔

(ج).بچوں کیلئے پولیو کے حفاظتی قطروں کی خرید وفاقی حکومت Prequalified فرموں کے ذریعے کرتی ہے،اور حکومتی سطح پر صوبوں کو مہیا کی جاتی ہے۔

(د)2009ء میں پولیو کے تدارک کیلئے چھ پولیو ڈے کا انتظام کیا جا چکا ہے۔جب کہ بچوں میں حفاظتی ٹیکہ جات کے ذریعے بہتر قوت مدافعت کیلئے EPI سیل روٹین Immunization کو بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہے اور صوبہ کے تمام اضلاع میں قومی شعور اجاگر کرنے کیلئے سوشل موبلائیزیشن اور سیمینار بھی کئے جا رہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)</u>

<u>تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹیکسلا کے مسائل</u>

*1582: <u>جناب محمد شفیق خان</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹیکسلا میں ابھی تک کوئی میڈیکل سپیشلسٹ، ڈینٹل سرجن (Dental Surgeon) ای این ٹی سپیشلسٹ تعینات نہیں کیا گیا اور افسران بالا کو متعدد بار یاد دہانی کرانے کے باوجود کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر شاہد کو برسر اقتدار جماعت سے سیاسی وابستگی کی بنا پر، ایم ایس (میڈیکل سپر نٹنڈنٹ) تعینات کیا گیا ہے، حالانکہ اس کا گریڈ 17 ہے، جب کہ گریڈ 18 اور 19 کے ڈاکٹر صاحبان اس کے ماتحت کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایم ایس (میڈیکل سپر نٹنڈنٹ) صاحب کو نہ تو کوئی انتظامی تجربہ ہے اور نہ ہی میڈیکل کے معاملات میں مہارت رکھتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں صرف دو زنانہ میڈیکل آفیسرز ہیں، جن کو 24 گھنٹے ڈیوٹی دینا پڑتی ہے۔ جس سے مریضوں کی صحیح دیکھ بھال متاثر ہو رہی ہے اور مذکورہ لیڈی میڈیکل آفیسرز کی کارکردگی بھی معیار کے مطابق نہیں ہو رہی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فوری طور پر ایکشن لیکر کسی سینئر ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر صاحب کو بطور ایم ایس (میڈیکل سپر نٹنڈنٹ) تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز مذکورہ ہسپتال میں عملہ کی شدید قلت ختم کرنے کے لئے کب تک اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 27 اگست 2008 تاریخ ترسیل 11 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں مندرجہ ذیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

ڈاکٹر امجد اقبال Child Specialist، ڈاکٹر ساجدہ
رضا Gynecologist، ڈاکٹر آئیون اعجاز Surgeon، ڈاکٹر خالد لطیف
Anesthetist، ڈاکٹر حافظ محمد طفیل Dental Surgeon جبکہ ای این ٹی
سپیشلسٹ کی اسامی اس ہسپتال میں نہ ہے۔
مزید برآں درجہ ذیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے ہر ماہ کے دوسرے
منگل کو انٹرویو کا انعقاد ڈسٹرکٹ
کوآرڈینشن آفس میں راولپنڈی میں جاری ہے، جونہی کوئی موزوں سپیشلسٹ ملا، اسامی
پر کر دی جائے گی۔
خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔
میڈیکل سپیشلسٹ، پتھالوجسٹ، آرتھوپیڈک، ریڈیالوجسٹ، آئی سپیشلسٹ
(ب) ڈاکٹر شاہد BS-17 کو سیاسی بنیادوں پر MS تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹیکسلا
تعینات نہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ مذکورہ ایم ایس صاحب نے باقاعدہ طور پر
MBBS کے علاوہ MPH کی ڈگری بھی حاصل کر رکھی ہوئی ہے جو کہ انتظامی امور
چلانے کیلئے کافی ہے۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ MS کو کوئی انتظامی تجربہ یا میڈیکل کے معاملات میں
تجربہ نہ ہے۔ کیونکہ مذکورہ MS نے باقاعدہ طور پر MBBS کے علاوہ MPH کی
ڈگری بھی حاصل کر رکھی ہے جو کہ انتظامی امور چلانے کے لئے کافی ہے۔
(د) مذکورہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کل زنانہ میڈیکل آفیسر کی تین اسامیاں ہیں۔
دو زنانہ میڈیکل آفیسرز کام کر رہی ہیں اور تیسری آسامی کے لئے مورخہ 14 اکتوبر
2008 کے انٹرویو کے دوران زنانہ ڈاکٹر منتخب کر لی گئی ہے لہذا دو تین دن میں تیسری
سیٹ بھی پر ہو جائے گی۔ یہ درست نہ ہے کہ دو زنانہ میڈیکل آفیسرز کو 24 گھنٹے ڈیوٹی
کرنا پڑتی ہے بلکہ وہ 8 گھنٹے ڈیوٹی دیتی ہیں۔
(ہ) موجودہ ایم ایس صاحب کی کارکردگی تسلی بخش ہے تاہم جیسے ہی کوئی سینئر ڈاکٹر جس
کے پاس متعلقہ اہلیت ہوئی، میسر ہوا تو اسے وہاں پوسٹ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک عملے کی
قلت کا تعلق ہے تو کافی عملہ پہلے ہی ہسپتال میں کام کر رہا ہے۔ اور جیسے ہی پنجاب پبلک

سروس کمیشن مزید عملہ اس ہسپتال کے لئے منتخب کرے گا۔اسے بلا تاخیر وہاں پر متعین کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)

جناح ہسپتال لاہور میں پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1655: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں کتنا پیرا میڈیکل سٹاف ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی میں شدید مشکلات پیش آنے کی وجہ سے انہیں بازار سے ادویات خریدنی پڑتی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں پیرا میڈیکل سٹاف کی متعدد آسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جناح ہسپتال میں پیرا میڈیکل سٹاف کی کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد 278 ہے جسکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ جناح ہسپتال لاہور میں بہترین طبی سہولتوں کی وجہ سے سال 2003 کے مقابلہ میں ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کی تعداد میں 400% اضافہ ہوا ہے۔ مریضوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی حسب ضرورت کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، جناح ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈز، ایکسیڈنٹ وارڈ، آپریشن تھیٹرز اور وارڈز میں داخل مریضوں کو 100% مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی کے لئے تمام ہسپتال میں 29 فارمیسیز قائم کی گئی ہیں۔ اور وہاں پر موجود فارماسسٹ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مریضوں کو ادویات کی دستیابی میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(د) جناح ہسپتال لاہور میں پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 27 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جناح ہسپتال میں متعلقہ سٹاف کی کوئی کمی نہیں ہے۔ تاہم موجودہ پیرامیڈیکل سٹاف کی تکنیکی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے کالج آف پیرامیڈیکس (الائیڈ ہیلتھ سائنسز) علامہ اقبال میڈیکل کالج / جناح ہسپتال لاہور میں قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر پروفیسر ابوالفضل علی خان ہے جبکہ ڈاکٹر صلاح الدین خان بطور پرنسپل کالج آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے مریضوں کے علاج معالجہ میں مزید بہتری آئیگی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)</u>

<u>ملتان شہر میں ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1682: <u>محترمہ نرگس پروین اعوان:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان شہر میں کس کس جگہ سرکاری ہسپتال چل رہے ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کو سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے سالانہ فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) ایمرجنسی میں داخل ہونے والے اور آؤٹ ڈور کے مریضوں کو کون کون سی ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ)ایمر جنسی اور آؤٹ ڈور میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ملتان شہر میں درج ذیل سرکاری ہسپتال چل رہے ہیں۔

خود مختار ہسپتال

1۔ نشتر ہسپتال ملتان 2۔ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ابدالی روڈ ملتان 3۔ چلڈرن ہسپتال، چوک پرانا سول ہسپتال، ملتان

ضلعی حکومت ملتان

1۔ سول ہسپتال چوک فوارہ ابدالی روڈ ملتان 2۔ فاطمہ جناح ہسپتال برائے خواتین، گھنٹہ گھر ابدالی روڈ ملتان 3۔ ٹاؤن ہسپتال رحیم آباد، عقب خیام سینما ملتان 4۔ ٹاؤن ہسپتال ممتاز آباد، نزد واٹر ٹینکی، ممتاز آباد فلائی اوور، ملتان

(ب) سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ہسپتال خود مختار ہسپتال	سال 07-2006	سال 08-2007
1۔ نشتر ہسپتال ملتان	سیلری 779519280 روپے + نان سیلری -/31289000 روپے ٹوٹل -/810808280 روپے	سیلری /1204721000 روپے + نان سیلری -/75310000 روپے ٹوٹل 1280031000 روپے
2۔ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان	سیلری 128 ملین روپے + نان سیلری 202 ملین روپے	سیلری 245.515 ملین روپے + نان سیلری 316.161 ملین روپے

	ٹوٹل303ملین روپے	ٹوٹل561.676ملین روپے
3۔چلڈرن ہسپتال کمپلیکس،ملتان	77112000/-روپے	86347000/-روپے

ضلعی حکومت ملتان:

سول ہسپتال ملتان	سیلری14.177ملین +نان سیلری2.812ٹوٹل 16.989ملین	سیلری12.753ملین +نان سیلری3.900ٹوٹل 16.653ملین
فاطمہ جناح ہسپتال		سیلری13.240ملین +نان سیلری3.100ٹوٹل 16.340ملین
ٹاؤن ہسپتال رحیم آباد	سیلری0.790ملین +نان سیلری0.060ٹوٹل 0.850ملین	سیلری0.891ملین +نان سیلری0.060ٹوٹل 0.951ملین
ٹاؤن ہسپتال ممتاز آباد	سیلری0.790ملین +نان سیلری0.060ٹوٹل 0.850ملین	سیلری0.891ملین +نان سیلری0.060ٹوٹل 0.951ملین

(ج)ان ہسپتالوں میں روزانہ علاج کی غرض سے آنے والے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نشتر ہسپتال ملتان	تقریباً 2742مریض روزانہ	سول ہسپتال ملتان	تقریباً410مریض روزانہ
ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی	تقریباً 500مریض روزانہ	فاطمہ جناح ہسپتال	تقریباً83مریض روزانہ

چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان	تقریباً 900مریض روزانہ	ٹاؤن ہسپتال رحیم آباد	تقریباً55مریض روزانہ
		ٹاؤن ہسپتال ممتاز آباد	تقریباً55مریض روزانہ

(د)ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں اور آوٹ ڈور کے مریضوں کو مفت فراہم کی جانے والی ادویات کی تفصیل ہسپتال وائز(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ایمرجنسی اور آوٹ ڈور میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ہسپتال وائز"ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26جنوری 2010)

قصور میں برن یونٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1931: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)قصور میں جلے ہوئے مریضوں کی دیکھ بھال اور انکے علاج کے کتنے مراکز ہیں؟

(ب)سال 2007اور 2008میں جلے ہوئے کتنے مریضوں کا علاج کروایا گیا؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت قصور میں برن یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 7اکتوبر 2008تاریخ ترسیل 17نومبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)ضلع قصور میں جلے ہوئے مریضوں کی دیکھ بھال کیلئے کوئی مرکز نہ ہے۔

(ب) سال 2007 میں 51 جلے ہوئے مریض اور 2008 میں 68 جلے ہوئے مریض ہسپتالوں میں آئے جن کو ابتدائی طبی امداد دی گئی اور زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو لاہور بھیج دیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور دوران مالی سال

2010-2009 میں یہ سکیم پیش کی جائے گی۔ اور اسکیم پاس ہوتے ہی اسکا PC-I پیش کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

ضلع قصور - بلڈ بینک کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1949: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع قصور میں مستحق مریضوں کو خون مفت مہیا کرنے کے کتنے مراکز قائم ہیں؟

(ب) سال 2007 کے دوران کتنے افراد کو ان مراکز سے خون کی سہولت مہیا کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مراکز میں خون لینے والے افراد سے خون کے بدلے میں رقم بھی وصول کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 7 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع قصور میں مستحق مریضوں کو مفت خون مہیا کرنے کیلئے 3 سرکاری بلڈ بینک جو کہ DHQ ہسپتال قصور، THQ ہسپتال پتوکی اور THQ ہسپتال چونیاں میں کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ 10 بلڈ ڈونر تنظیمیں NGOs کے تحت کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اللہ والے بلڈ ڈونر ایسوسی ایشن 2۔ العصر بلڈ ڈونر ایسوسی ایشن 3۔ یوتھ ونگ بلڈ ڈونر 4۔ المصطفائی بلڈ ڈونر ایسوسی ایشن 5۔ بسم اللہ بلڈ ڈونر سوسائٹی 6۔ ینگ بلڈ ڈونر ایسوسی

ایشن 7۔ محمدی بلڈڈونر 8۔ فرینڈ بلڈڈونر ایسوسی ایشن 9۔ اللہ توکل بلڈڈونر سوسائٹی 10۔ انصاری ویلفیئر سوسائٹی۔

(ب) سال 2007ء میں سرکاری بلڈ بینک سے 2197 افراد کو خون کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اپریل 2009)

لاہور-سروسز ہسپتال سی ٹی سکین مشین کی تفصیلات

*1978: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین کب اور کتنی مالیت میں خرید کی گئی؟

(ب) اب تک مذکورہ سی ٹی سکین مشین کی مرمت پر کل کتنے اخراجات ہوئے اور کتنا عرصہ مشین خراب رہی؟

(ج) اب تک کتنے مریضوں کے مذکورہ سی ٹی سکین مشین کے ذریعہ ٹیسٹ کئے گئے اور اس سے کتنی آمدنی ہوئی، تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 8 نومبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال میں دو سی ٹی سکین مشین کام کر رہی ہیں۔

پہلی مشین 1994 میں مبلغ۔/14117830 روپے میں خریدی گئی۔

دوسری جدید ترین مشین سال 2006 میں مبلغ۔/46920000 روپے میں خریدی

(ب) پہلی مشین کا (Maintenance Contract)

مبلغ۔/1900000 روپے سالانہ ہے جس میں ہر طرح کی مرمت شامل ہے گزشتہ چودہ سالوں میں حکومت اس مشین کی (Maintenance Contract) کی مد

میں مبلغ۔/19819000روپے خرچ کرچکی ہے۔مذکورہ مشین سے اپریل 1995سے مریضوں کے سی۔ٹی۔ سکین کرنے شروع ہوگئے تھے۔مذکورہ مشین اب تک 758دن خراب رہی ہے۔اب دونوں سی ٹی سکین مشینیں ٹھیک کام کررہی ہیں۔ اورمریضوں کے سکین ہورہے ہیں۔

دوسری مشین(Purchase Contract)کے تحت پانچ سالہ وارنٹی کیساتھ خریدی گئی ہے اورابھی مزید تین سال تک اس کی دیکھ بھال پر کوئی رقم خرچ نہ ہوگی۔

(ج)اپریل1995سے اب تک56746مریضوں کے سکین ہوئے ہیں اوراس مشین سے مبلغ۔/RS.24376790روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

جب کہ دوسری مشین جوکہ سال2006میں خرید کی گئی تھی سے مئی2009تک ۔/2521070روپے آمدنی ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب14جولائی2009)

لاہور۔سروسز ہسپتال میں خرید کی گئی مشینری کی تفصیلات

*1979: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی ایسی مشینیں ہیں جوابھی تک ڈبہ پیک پڑی ہوئی ہیں جن کو نصب نہیں کیا گیااور کتنے عرصے سے یہ مشینیں ڈبہ پیک پڑی ہوئی ہیں؟

(ب)اب تک ان مشینوں کو نصب نہ کرنے کی کیاوجوہات ہیں اوران کوزیر استعمال نہ لانے والوں کے خلاف حکومت کیاکارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی14اکتوبر2008تاریخ ترسیل8نومبر2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)سروسز ہسپتال میں درآمد شدہ تمام مشینیں انسپکشن کے قانونی مراحل سے گزر کے طے شدہ مدت میں نصب کردی جاتی ہیں ان دنوں صرف ایک مشین

لیتھوٹرپسی یعنی شعاعوں کے ذریعے گردہ / مثانہ کی پتھری توڑنے والی مشین ڈبہ پیک پڑی ہوئی ہے جوکہ مورخہ 16-08-2008 کو ہسپتال ہذامیں وصول کی گئی ہے۔جس کے لئے مضر شعاعوں سے محفوظ رہنے کے لئے خصوصی کمرے کی تعمیر ایل ڈی اے کے ذریعے تیزی سے جاری ہے جونہی ایل ڈی اے کمرہ ہسپتال کے حوالے کرے گا ہسپتال انتظامیہ وقت ضائع کئے بغیر اسے نصب کروادے گی۔

(ب)لتھوٹرپسی یعنی شعاعوں کے ذریعے گردہ / مثانہ کی پتھری توڑنے والی مشین کے علاوہ باقی تمام مشینیں نصب کردی گئی ہیں۔اس مشین کی مناسب حفاظت کے لئے ایک خصوصی کمرہ جوکہ اسے مضر شعاعوں سے محفوظ رکھے، درکار ہے جس کی تعمیر ایل ڈی اے کے ذریعے جاری ہے اور دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا اور یونہی یہ کمرہ ہسپتال انتظامیہ کے حوالے ہو گا ایک ہفتے کے اندر اندر یہ مشین بھی نصب کر دی جائے گی۔لہذا کسی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)</u>

<u>میو ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات</u>

*1984:<u>جناب محمد نوید انجم</u>:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)یکم جنوری 2007 سے آج تک میو ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب)اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کیلئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی، ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج)اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د)کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ)کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی ہے وہ بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے برعکس کی گئی ہے، اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے

علاوہ کسی جج سے کروانے اوراس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک میو ہسپتال لاہور میں کنٹریکٹ پر 386 افراد بھرتی کئے گئے، جن میں 25 سینئر رجسٹرار، 4 سرجن، ایک پتھالوجسٹ، 8 اینستھیزیا (Anesthesia)، 25 پیرا پروفیشنلز اور 125 پیرا میڈیکس بھرتی کئے گئے ہیں۔ جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران تین مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 08-09-06 اور روزنامہ دی نیوز 6-10-06

Rs. 8,579/-

2۔ روزنامہ نوائے وقت، مورخہ 24-03-07 روزنامہ نیشن، مورخہ 23-03-07، روزنامہ ڈان، مورخہ 24-3-07 Rs.10,000/-

3۔ روزنامہ جنگ، مورخہ 21-05-07 Rs.6,357/-

4۔ روزنامہ دن، مورخہ 26-01-08 اور روزنامہ جنگ، مورخہ 26-01-08

Rs.7,357

5۔ روزنامہ ایکسپریس، مورخہ 22-07-08 اور روزنامہ جنگ، مورخہ 22-07-08

Rs.7,435/-

(ج) اس عرصہ کے دوران ایک دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی کیونکہ گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بحوالہ لیٹر نمبری E&A (Health)2-21/2007 مورخہ 11-03-07 کے تحت۔ 1 سے 16 سکیل تک کی بھرتی پر پابندی عائد کردی تھی۔

(د) جی ہاں، تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا- میرٹ حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ بھرتی پالیسی 2004 کے تحت بنایا گیا اور حکومت کی منظور شدہ سلیکشن کمیٹی کے مطابق میرٹ پر سلیکشن کی گئی- سلیکشن کمیٹی کی تفصیل درج ذیل ہے- سلیکشن کمیٹی کی تشکیل کے لئے جاری کردہ حکومت پنجاب، محکمہ صحت کے نوٹیفیکیشن کی کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

سکیل 17تا 18

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، میو ہسپتال، لاہور ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایڈمن) میو ہسپتال، لاہور

ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن)، گورنمنٹ آف پنجاب، محکمہ صحت، لاہور، ڈپٹی سیکرٹری (جنرل)، گورنمنٹ آف پنجاب، محکمہ صحت، لاہور

سکیل 1تا 16

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، میو ہسپتال لاہور، پروفیسر آف کنسرڈ سپیشلٹی، میو ہسپتال، لاہور

ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن)، گورنمنٹ آف پنجاب، محکمہ صحت، لاہور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل)، گورنمنٹ آف پنجاب، محکمہ صحت، لاہور

(ہ) کوئی بھرتی بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس نہیں کی گئی-

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

چلڈرن ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1985: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک چلڈرن ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کیلئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے، ان اخبارات کے نام تاریخ تیزان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیاہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی ہے وہ بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس کی گئی ہے، اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ھذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، 10 اسسٹنٹ پروفیسرز، 20 سینئر رجسٹرار، ایک پیڈیاٹرک گائنالوجسٹ، 29 وویمن میڈیکل آفیسر، 31 میڈیکل آفیسرز، 23 پیراپروفیشنلز اور 144 پیرامیڈیکس بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں آٹھ مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تاریخ اشتہار	نام اخبار	لاگت
1	15-05-07	نوائے وقت، جنگ، دی نیشن دی نیوز	150790/- روپے
2	03-10-07	نوائے وقت، جنگ، دی نیشن، دی نیوز	39621/- روپے
3	25-10-07	نوائے وقت، ایکسپریس، اوصاف	15848/- روپے
4	30-12-07	نوائے وقت، جنگ، دی نیشن، دی نیوز	323673/- روپے
5	25-05-08	نوائے وقت، جنگ، ڈیلی ٹائم، ڈان	107481/- روپے
6	21-07-08	نوائے وقت، جنگ، ڈیلی ٹائم، ڈان	136849/- روپے

7	30-07-08	نوائے وقت، ڈیلی ٹائم، ڈان، فرنٹ	-/23897روپے
8	6-11-08	نوائے وقت، جنگ، دی نیشن، ڈان	-/25297روپے
		کل لاگت	-/823456روپے

(ج) تمام بھرتی اشتہارات کے مطابق کی گئی، تاہم قواعد و ضوابط کے مطابق اگر مطلوبہ اہلیت کے حامل امیدوار میسر نہ ہوئے تو اس وقت وہ پوسٹیں پر نہ کی جا سکیں۔

(د) ہر دفعہ بھرتی گورنمنٹ کی شائع شدہ کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق میرٹ پر کی گئی اور میرٹ گورنمنٹ کے طے کردہ فارمولے کے مطابق مجاز سلیکشن کمیٹی نے مرتب کیا۔ جس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ایس اینڈ جی اے ڈی کے انٹرویو کرنے والے افسران شامل ہیں۔

(ہ) کوئی بھرتی قواعد و ضوابط کے خلاف نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ محکمہ صحت کے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کا مسئلہ

*2002: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے محکمہ صحت سرگودھا میں نومبر 2007 کے دوران مختلف کیٹیگریز میں تقرریاں کی تھیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ منتخب امیدواروں کو باقاعدہ تقرر نامے جاری کئے گئے جس کی بنیاد پر منتخب ملازمین نے اپنی حاضری رپورٹیں دے کر اپنی ڈیوٹی پر حاضری دے دی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام ملازمین اپنی حاضری کے دن سے آج تک باقاعدگی سے اپنے فرائض ادا کرتے چلے آرہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو حاضری کے بعد نومبر 2007 سے اب تک تنخواہ نہیں دی جا رہی، وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 15 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 5 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) درست ہے-

(ب) درست ہے-

(ج) یہ بھی درست ہے-

(د) نومبر 2007 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا، پر 21 عدد سٹاف نرسز، سی سی یو اور سی ٹی سکین یونٹ میں بھرتی کئے گئے تھے-ان اسامیوں پر بھرتی سے پہلے ضلعی حکومت کے توسط سے اعلیٰ حکام سے منظوری لینا لازمی تھی، جو کہ نہیں لی گئی تھی جس کی وجہ سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان ملازمین کو بروقت ادائیگی نہ کی جا سکی، تاہم اب فنڈز کی منظوری مل گئی ہے-(جس کی کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تمام بھرتی ہونے والے نئے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کر دی گئی ہے-

(ہ) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)

ضلع سیالکوٹ، نارووال میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2083: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال و ضلع سیالکوٹ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کہاں کہاں اور کب سے قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دونوں ضلعوں میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے؟

(ج) کیا ان یونٹس اور سنٹرز میں کوالیفائیڈ ڈاکٹر و عملہ موجود ہے اور دوائیاں فراہم کی جاتی ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 5 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع نارووال میں کل 7 آر ایچ سی اور 56 بی ایچ یو کام کر رہے ہیں۔ جن کی مکمل تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں 08 آر ایچ سیز اور 88 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں۔

یہ تمام RHCs اور BHU 1989 سے پہلے سے کام کر رہے ہیں اور صرف ایک BHU کوٹ کوم بخش جو کہ 06-2005 کو نیا بنا ہے اور کام کر رہا ہے۔ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دونوں اضلاع سیالکوٹ اور نارروال میں بھی دیگر اضلاع کی طرح بی ایچ یوز اور آر ایچ سی کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ گورنمنٹ کی سابقہ پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو ہونا چاہیے۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی پنجاب نے BHUs کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس مالی سال 10-2009 میں کوئی نیا بی ایچ یو نہیں بنایا جائے گا۔ بلکہ موجودہ BHUs کو مزید بہتر کیا جائے گا۔ تاہم BHUs سے آر ایچ سی اور نئے RHCs بنانے کے لئے نئی پالیسی وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد تشکیل دی گئی ہے۔ کاپی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس پالیسی کے مطابق اگر کوئی درخواست یا ڈائریکٹو ہوتا ہے تو اس Criteria کے مطابق غور و خوض کرنے کے بعد BHU سے RHC بنانے کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔ تاہم اگر ضلع نارووال اور سیالکوٹ میں نئے Criteria کے مطابق نئے آر ایچ سی بنانے ضروری ہوئے تو حکومت اپنے مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان پر غور کرے گی۔

(ج) دونوں اضلاع کے زیادہ تر بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سینٹرز پر کوالیفائیڈ عملہ موجود ہے تاہم کچھ سینٹرز میں میڈیکل آفیسرز / وویمن میڈیکل آفیسرز اور دیگر عملہ کی کمی ہے۔ حکومت پنجاب نے بذریعہ PPSC 1260 میڈیکل آفیسرز ریگولر بنیادوں پر بھرتی کئے ہیں جن کو بہت جلد تعینات کر دیا جائے گا۔ مزید 275 لیڈی ڈاکٹرز کی ریگولر بھرتی کے لئے PPSC میں انٹرویو ہو رہے ہیں۔ جن کی سفارشات موصول ہوتے ہی ان کو تعینات کر دیا جائیگا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)</u>

ضلع سیالکوٹ کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا مسئلہ

***2085: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے کسی بھی سرکاری ہسپتال میں برن یونٹ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت موجودہ مالی سال میں ضلع سیالکوٹ کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 5 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ سیالکوٹ کے کسی بھی سرکاری ہسپتال میں علیحدہ برن

یونٹ موجود نہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ نے موجودہ مالی سال 09-2008 کے دوران ایک برن یونٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں قائم کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل کیا ہے۔ جس کی روشنی میں باقاعدہ اسکیم تیار ہو رہی ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں منظوری کے لئے ڈی سی او کو بھیج دیا جائے گا اور Approval کے بعد باقاعدہ کام شروع ہو جائے گا جو کہ دو سال کے عرصہ میں مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2124: جناب شاہ جہاں احمد بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) سال 08-2007 اور 09-2008 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب کیلئے کتنی رقم میڈیسن کی مد میں رکھی گئی، ان میڈیسن کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب)ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں پیرا میڈیکل سٹاف کتنا ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج)خالی اسامیوں پر تعیناتی کب عمل میں لائی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)سال 08-2007 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب کے لئے جنرل میڈیسن کی مد میں-/6904300 روپے رکھے گئے تھے جن میں سے-/6256690 روپے خرچ ہو گئے تھے-ڈائیلسز سنٹر کی میڈیسن کی مد میں-/2000000 روپے رکھے گئے تھے جن میں سے-/1906915 روپے خرچ ہو گئے تھے-

سال 09-2008 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب کے لئے جنرل میڈیسن کی مد میں-/4500000 روپے رکھ گئے تھے جن میں سے-/1281198 روپے خرچ ہو گئے ہیں-ڈائیلسز سنٹر کی میڈیسن کی مد میں-/2000000 روپے رکھے گئے تھے جن میں سے-/1092740 روپے خرچ ہو گئے تھے۔

(ب)ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد 17 ہے اور ایک اسامی خالی ہے-

(ج)خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا ہوا ہے جس کے انٹرویو 30 دسمبر کو ہو گئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)

سرکاری ہسپتالوں میں حکیموں کو سکیل 15 دینے کا مسئلہ

*2146: جناب محمد نعیم اختر خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں تعینات حکیموں کو نیشنل پے سکیل 15 دیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق تنخواہ بھی دی جاتی ہے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گورنمنٹ وہاڑی کی یونانی ڈسپنسری شیر گڑھ تحصیل میلسی حلقہ پی پی 237 میں تعینات حکیم کو پے سکیل 11 دیا گیا ہے؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پے سکیل 11 میں اپنی خدمات سر انجام دینے والے حکیموں کو پے سکیل 15 دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کے قانون "Punjab Health Department Paramedical Establishment Service Rules, 2003" کے مطابق صوبہ کے مختلف ہسپتالوں میں تعینات حکیموں کو قومی پے سکیل 14 دیا جارہا ہے۔

(ب) ای ڈی او ہیلتھ وہاڑی کے مطابق یونانی ڈسپنسری شیر گڑھ، تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی ضلعی حکومت اور LG & CD کے ماتحت کام کر رہی ہے اور اپنے محکمانہ قانون کے مطابق حکیموں کو نیشنل پے سکیل دے رہی ہے۔لہذا صوبائی محکمہ صحت پنجاب کا اس معاملے سے تعلق نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔ (LG &CD) سے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

ڈاکٹرز کی کمی اور ان کے مسائل کی تفصیلات

*2158: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں 1995 کے بعد سے اب تک پی پی ایس سی کے ذریعے ڈاکٹرز کی بھرتی نہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1995 کے بعد سے آج تک ڈاکٹرز کی بھرتی کنٹریکٹ پر بغیر پی پی ایس سی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1995 سے آج تک کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز کو مستقل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے ان کی پروموشن رکی ہوئی ہے ؟
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے کی وجہ سے جاب کی کوئی گارنٹی نہیں ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹرز حضرات سرکاری ملازمت کو ترجیح نہیں دیتے ؟
(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کنٹریکٹ بھرتی پالیسی کی وجہ سے اس وقت صوبہ میں ایم اواور اس شعبہ کی دیگر سینکڑوں اسامیاں خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے سرکاری ہسپتالوں اور سنٹرز کا نظام درہم برھم ہے ؟
(و) کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی ڈاکٹرز کو مستقل کرنے اور آئندہ ڈاکٹرز کی مستقل بھرتی بذریعہ پی پی ایس سی کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟
(تاریخ وصولی 11 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام میڈیکل آفیسرز / وویمن میڈیکل آفیسرز اور ڈینٹل سرجن کو حکومت پنجاب محکمہ صحت نے مورخہ 09-04-27 سے مستقل کر دیا ہے۔

(د) کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام میڈیکل آفیسرز / وویمن میڈیکل آفیسرز اور ڈینٹل سرجن کو حکومت پنجاب محکمہ صحت نے مورخہ 09-04-27 سے مستقل کر دیا ہے۔ جس سے کسی بھی ڈاکٹر کی جاب سکیورٹی کا مسئلہ نہیں رہا ہے۔

(ہ) تمام ایم اواور ڈبلیوایم او جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے تھے وہ تمام کے تمام ریگولر کر دیئے گئے ہیں۔مزید برآں خالی اسامیاں اب بذریعہ PPSC پر کی جائیں گی۔

(و) حکومت پنجاب نے تمام ایم اواور ڈبلیوایم او جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے تھے کو ریگولر کر دیا ہے اور آئندہ بھرتی بذریعہ PPSC پر کی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جنوری 2010)

لاہور	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
29 جنوری 2010	قائم مقام سیکرٹری